دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرنس نمبر: 8480　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　تاریخ: 29-10-2011

جانور تول کر بیچنا کیسا؟

کیافرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ جانور مثلاً بکرا، گائے وغیرہ کو زندہ تول کر بیچنا وخریدنا کیسا ہے؟ اگر جائز ہے تو کس دلیل سے اور اگر ناجائز ہے تو اسکی علت کیا ہے؟

سائل: محمد مختار اشرفی (داتا گارڈن نزد کنزالایمان، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زندہ جانور کو وزن کرکے خریدنا و بیچنا جائز ہے اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

بعض اوقات ہدایہ کی اس عبارت سے وہم پیدا ہوتا ہے، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جانور کو عام طور پر وزن کرکے فروخت نہیں کیا جاتا ہے چنانچہ ہدایہ کا مکمل مسئلہ ملاحظہ ہو: ”قال ويجوز بيع اللحم بالحيوان عند أبی حنيفة رحمه الله وأبی يوسف رحمه الله وقال محمد إذا باعه بلحم من جنسه لا يجوز إلا إذا كان اللحم المفرز أكثر ليكون اللحم بمقابلة ما فيه من اللحم والباقی بمقابلة السقط إذ لو لم يكن كذلك يتحقق الربا من حيث زيادة السقط او من حيث زيادة اللحم فصار كالخل بالسمسم ولهما أنه باع الموزون بما ليس بموزون لأن الحيوان لا يوزن عادة ولا يمكن معرفة ثقله بالوزن لأنه يخفف نفسه مرة بصلابته ويثقل أخرى بخلاف تلك المسألة لأن الوزن فی الحال يعرف قدر الدهن إذا ميز بينه وبين الثجير ويوزن الثجير“ یعنی زندہ جانور کی بیع گوشت کے بدلے میں امام اعظم اور امام ابو یوسف علیہما الرحمہ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے جانور کے وزن کے برابر گوشت کے بدلے میں خریدا، تو جائز نہیں ہے، ہاں اگر گوشت جانور میں موجود گوشت سے زیادہ ہے تاکہ گوشت گوشت کے مقابلے میں ہوجائے اور زائد گوشت جانور کے سقط یعنی سری پائے وغیرہ کے مقابلے میں ہوجائے تو جائز ہوگا اور اگر ایسا نہ ہوا تو گوشت زیادہ ہونے کی وجہ سے یا پھر سری پائے وغیرہ زیادہ ہونے کی وجہ سے سود متحقق ہوجائے گا جیسا کہ سر کے کو تل کے بدلے میں بیچنا، اور امام اعظم اور امام ابو یوسف علیہما الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس

نے وزنی شے کو اس شے کے بدلے میں بیچا جو وزنی نہیں ہے کیونکہ حیوان کو عادتاً تول کر نہیں بیچا جاتا اور اس کا وزن تولنے سے معلوم بھی نہیں ہوتا کیونکہ کبھی وہ سانس کے ذریعے اپنے آپ کو ہلکا کر لیتا ہے اور کبھی بھاری کر لیتا ہے جبکہ امام محمد علیہ الرحمہ کے مسئلے میں ایسا نہیں کیونکہ تیل کا وزن معلوم کیا جا سکتا ہے جب اس کو چھلکوں سے الگ کر لیا جائے اور چھلکوں کا وزن کر لیا جائے۔"

(ہدایہ مع فتح القدیر ج7،ص26،27، دار الفکر، بیروت)

ہدایہ کی عبارت "أن الحیوان لا یوزن عادۃ" سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جانور کو تول کر بیچنا جائز نہیں ہے حالانکہ یہاں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ عادتاً جانور کا وزن نہیں کیا جاتا یہ نہیں کہا گیا کہ جانور کا وزن خرید وفروخت کے اعتبار سے کیا ہی نہیں جا سکتا اور عموماً وزن نہ کرنے کی وجہ بھی بتائی کہ اس کا وزن کرتے وقت اس کے سانس اندر لینے اور باہر نکالنے کی وجہ سے اس کے درست وزن کا پتہ نہیں چلتا جبکہ صاحب ہدایہ علیہ الرحمہ کا اصل مقصود یہاں یہ مسئلہ بیان کرنا ہے کہ شیخین علیہما الرحمہ اور امام محمد علیہ الرحمہ کا اختلاف یہاں ربوا کی ایک علت یعنی مکیلی یا موزونی ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے ہے شیخین علیہما الرحمہ کے نزدیک جانور کو کیونکہ عموماً وزن کر کے نہیں بیچا جاتا بطورِ عدد بیچا جاتا ہے، لہٰذا گوشت کے بدلے میں بیچتے ہوئے اس میں عدد ہی کا اعتبار ہو گا اور جانور کے وزن کے برابر بھی گوشت ہوا، تو سود متحقق نہ ہو گا، جبکہ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جانور اگرچہ عادتاً وزن نہیں کیا جاتا اس کے باوجود گوشت کے بدلے فروخت کرنے میں اس میں وزن کا اعتبار کیا جائے گا، لہٰذا گوشت جانور کے وزن سے زیادہ ہونا چاہیے تاکہ گوشت کے بدلے میں گوشت ہو جائے اور سری پائے وغیرہ کے بدلے میں بقیہ گوشت ہو جائے۔ جبکہ ہمارا مسئلہ جانور کو گوشت کے بدلے میں خریدنے کا نہیں بلکہ جانور کو روپوں کے بدلے میں خریدنے کا ہے جہاں سود متحقق ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہاں اب یہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب اس کو وزن سے خریدا جائے گا، تو سانس اندر لینے اور باہر نکالنے کی وجہ سے وزن میں فرق آئے گا اور اگر مبیع کے وزن میں جہالت ہو تو بیع جائز نہیں ہوتی ۔۔۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خرید وفروخت کرتے ہوئے وزن میں اس طرح کی تھوڑی بہت کمی بیشی جس سے نزاع واقع نہ ہو خرید وفروخت کو ناجائز نہیں کرتی، یہ مسئلہ اپنی جگہ پر مسلم ہے اور ہدایہ میں اس کی نفی نہیں ہے، کیونکہ ان کے دور میں جانور وزن کر کے نہیں بیچے جاتے تھے اور اس کے بعد بھی کافی عرصہ یہ سلسلہ چلتا رہا، پھر جانور کو تول کر بیچنے کا رواج شروع ہوا اور ہمارے دور میں ہمارے قطر کے بلادِ کثیرہ میں عوام وخواص بلانکیر اس کی خرید وفروخت وزن کے ساتھ کرتے ہیں۔ جیسا کہ برائیلر مرغی کی خرید وفروخت کا سلسلہ ہے، لہٰذا شرعاً اس جانور کو وزن کر کے بیچنا جائز ہے، اگر بالفرض تعامل کے تحقق میں کلام بھی ہو تو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ جہالت یسیرہ ہے جو مفضی الی المنازعہ ہرگز نہیں ہوتی اس لئے جواز ہی کا حکم ہے۔

مبیع میں ایسی جہالت جو خرید وفروخت کے جواز کو مانع ہے اور ایسی جہالت جو خرید وفروخت کے جواز کو مانع نہیں ہے اس کے بارے میں فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”جهالة المبيع أو الثمن مانعة جواز البيع اذا كان يتعذر معها التسليم وان كان لا يتعذر لم يفسد العقد كجهالة كيل الصبرة بأن باع صبرة معينة ولم يعرف قدر كيلها“ یعنی جس بیع میں مبیع یا ثمن مجہول ہے، وہ بیع فاسد ہے، جبکہ ایسی جہالت ہو کہ تسلیم میں نزاع ہو سکے اور اگر تسلیم میں کوئی دشواری نہ ہو تو فاسد نہیں مثلاً گندم کے ڈھیر کے وزن میں جہالت ہونا اس طرح سے کہ معین گندم کا ڈھیر بیچا اور اس کا وزن معلوم نہیں ہے۔“

(عالمگیری، ج3، ص122، مطبوعہ کوئٹہ)

اور اگر حدیثِ ربا کی وجہ سے شبہ پیدا ہوتا ہے، تو یہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ حدیثِ ربا میں ذکر کردہ مکیلی اشیاء کو روپوں کے بدلے میں وزن کے اعتبار سے اور وزنی اشیاء کو روپوں کے بدلے ماپ کے اعتبار سے خریدنا اور بیچنا جائز ہے، تو جس چیز یعنی جانور کے مکیلی یا موزونی ہونے کا اعتبار ہی عرف وعادت پر ہے، اس کو پیسوں کے بدلے میں وزن کر کے بیچنا کیوں ناجائز ہوگا؟

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”گیہوں، جو، کھجور اور نمک جن کا کیلی ہونا منصوص ہے اگر ان کے متعلق لوگوں کی عادت یوں ہی جاری ہو کہ ان کو وزن سے خرید وفروخت کرتے ہوں جیسا کہ یہاں ہندوستان میں وزن ہی سے یہ سب چیزیں بکتی ہیں اور بیع سلم میں وزن سے ان کا تعین کیا مثلاً اتنے روپے کے اتنے من گیہوں یہ سلم جائز ہے اس میں حرج نہیں۔“

(بہارِ شریعت ح11، ص164، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

الجواب صحیح

عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ماجد رضا العطاری المدنی

یکم ذوالحجۃ الحرام 1432ھ 29 اکتوبر 2011ء

خوفِ خدا وعشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشاکی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔